طبیعت میں رجحان ادبی تھی شعر بھی کہتے تھے مگر وہ پہلی نسل کے ادباء میں تھے اب بعد والی نسل کے لئے مینارۂ روشنی تھے، وہ کئی برس سے صحت بہت بگڑ گئی تھی آٹھ دن بیمار رہ کے گئے ہم وقت موعود آ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

مسز اندرا گاندھی پارلیمنٹ کے فیصلے کے مطابق جیل گئیں اور اون کی کانگریس کے فیصلے کے مطابق ہزاروں آدمیوں نے اپنے آپ کو جیل کے لئے پیش کیا اور وہ بھی جیل گئے، یہ جیل گیا تھی چند روز کا ایک کھیل اور تفریح تھی۔ اس سلسلہ میں ہم کو یہ دیکھ کر سخت افسوس اور ملال ہوا کہ اُن جیل جانیوالوں میں ایک معقول تعداد مسلمانوں کی بھی تھی ابھی کچھ زیادہ دنوں کی بات نہیں ہے، امرجنسی کے دنوں میں ترکمان گیٹ دہلی میں جو ہولناک قیامت گذری تھی وہ مسلمانوں پر ہی گذری تھی۔ پھر دہلی - ہریانہ اور مغربی اتر پردیش میں تعقیم ( Sterelisation ) کی نہایت سخت اور تند و تیز باد صرصر چلی تو اس کا نشانہ بھی زیادہ تر مسلمان ہی تھے، اس کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان عورتیں ہمیشہ کے لئے بانجھ ہوگئیں، شادی شدہ تو درکنار سینکڑوں غیر شادی شدہ نوجوان ناکارہ بن گئے، کتنے ہی لوگ آپریشن کے اثر سے مرگئے، دھاندلی کا یہ عالم تھا کہ سن رسیدہ اور بوڑھے لوگوں پر بھی عمل تعقیم کیا گیا، خوف اور دہشت کا عالم یہ تھا کہ ہریانہ کے علاقہ میں مسلمانوں نے بس میں سفر کرنا ترک کر دیا تھا اور ہزاروں مسجدیں تھیں جن میں نمازوں کے اندر باقاعدہ دعائے تحفظ پڑھی جاتی تھی، بعض اشخاص نے انفرادی طور پر اور مختلف جماعتوں کے وفود نے اجتماعی طور پر وزیر اعظم سے ملاقات کر کے اون کو اس صورت حال کی طرف متوجہ کیا لیکن اون پر کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ ناکام و نامراد واپس آگئے۔

مسز اندرا گاندھی نے اپنے دور حکومت میں جو عظیم الشان سیاسی کارنامے انجام دئیے ہیں ہم نے انہیں صفحات میں اون کا برملا اعتراف کیا ہے نیز ساتھ ہی امرجنسی کے زمانہ میں جو اچھی چیزیں ہوئیں، ہم نے اون کی بھی داد دی ہے، لیکن اس سے انکار نہیں

کیا جا سکتا کہ اس زمانہ میں پریس کی زبان پر پہرے بٹھا دیئے گئے، تقریر وتحریر کی آزادی سلب کرلی گئی، شہری حقوق پر قدغن ہو گئی، دستور میں نامناسب ترمیمات ہوئیں اور ان سب سے مسز اندرا گاندھی کی جو تصویر ابھر کر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ وہ حد درجہ خودسر، بڑی ضدی ہٹ کی پوری، جاہ طلب اور اقتدار پسند ہیں۔ نیز یہ کہ انہیں من مانی کرنے میں کسی ضابطہ، قانون اور دستور کا لحاظ نہیں رہتا، یہ احساس عام اور ملک گیر تھا۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ مارچ ۱۹۷۷ء کے پارلیمنٹ کے انتخاب میں اون کی حکومت کا تختہ الٹ گیا اور ملک میں ایک ایسا انقلاب بپا ہوا جو اپنی نظیر آپ تھا۔

---

اسلام کے ایک طالب علم کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا؟ قرآن کے قانون مکافات عمل کے مطابق اپنے کئے کی سزا اور اپنے جرائم کی پاداش تھی، غریب کی زبان میں اگر کہ اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایمرجنسی کے زمانہ کے گناہوں اور بدعنوانیوں کے بدلہ اور انتقام میں قہر و غضب خداوندی اس انقلاب کی شکل میں نمودار ہوا۔ اس بنا پر جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے اون کا فرض تھا کہ وہ اس انقلاب کو قرآن مجید کے قانون مکافات عمل کا ایک مظاہرہ سمجھتے اور اون لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہ رکھتے جو اس قانون کے مطابق اسی وقت عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں، قرآن مجید میں ارشاد غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا یہی منشا اور مفاد ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ جن مسلمانوں نے مسز اندرا گاندھی کے ساتھ جیل جا کر اون کے ساتھ ہمدردی اور وفاداری کا مظاہرہ کیا ہے انھوں نے اسلامی حمیت و غیرت اور ملی خودداری و عزت نفس کا مذاق اڑایا اور اسی کی توہین کی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔